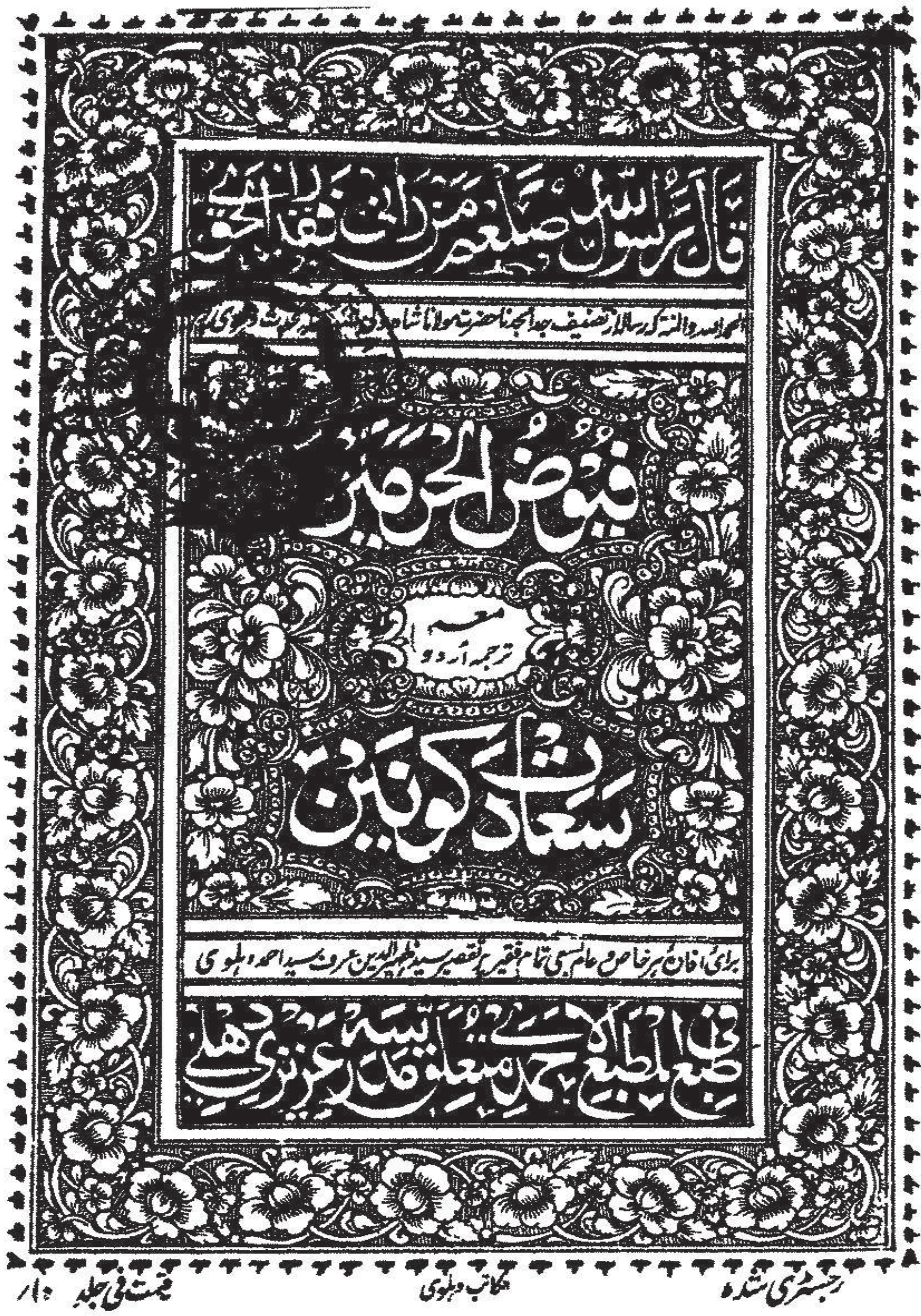


قال رسول اللہ صلعم من [illegible]

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ از تصنیف جناب حضرت مولانا شاہ ولی [illegible] محدث دہلوی

فیوض الحرمین

معہ

ترجمہ اردو

سعادت کونین

برائے افادۂ ہر خاص و عام بسعی تمام فقیر پر تقصیر سید ظہیر الدین عرف سید احمد دہلوی

طبع فی المطبع الاحمدی متعلق مدرسہ عزیزی دہلی

رجسٹری شدہ

کاتب دہلوی

قیمت فی جلد ۱۰/

کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی حیدرآباد دکن

نمبر داخلہ ۱۸۷۴۱

تاریخ داخلہ

نام کتاب فیوض الحرمین ترجمہ سعادت کونین

فن کتاب سفرنامہ

نمبر کتاب درفن ۰۹

المحن قبل نزول القضاء فعند مزاحمتها تلك الاسباب كانت حكمة الله ان يقبض امرا ما كان عليه ويبسط امرا ما كان عليه فيظهر الحادث والثاني ان الله سبحانه يخلق صورة تلك الواقعة في عالم المثال من اجزاء القوى الروحانية قبل ان يخلقها من الاجزاء الجسمانية ثم ينزلها الى الدنيا فتصير متحققة بالواقعة الناسوتية وهذا اصح انزال الانعام وانزال الميزان والحديد وانزال البلاء فيعالجه الدعاء فهذه الصورة المخلوقة في عالم المثال يجعلها الحق تعالى من قبل يمحو الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب والمحو هو الذي يسمى قضاء في قوله صلى الله عليه وسلم لا يرد القضاء الا الدعاء فينكشف على العارف وجود تلك الواقعة ويعبر عن ذلك بالقضاء المبرم ثم تصادمه الهمة فتحوله عن سنن طبيعته والله تعالى اعلم

تحقيق شريف ايضا

قد يعد الله سبحانه لواحد من اهل الله موعودا ثم لا يظهر الامر على ما وعد مع كون الالهام حقا فيشكل هذا على كثير من الناس وتكلم المشايخ في دفع الاشكال فقالوا ربما يكون اللطف بهذا العبد ان يعد له بوعد حتى يرغب فيه وينتظره ثم لا يوفي بالوعد فيترقى من حب النعمة الى حب المنعم ومن حب الافعال الى حب الذات والصفات. ثم يريد ان نرى الوفاء بالوعد نقيضه يجب تنزيه الله سبحانه عنها بالاطلاق

سندوں میں سے واسطے نزول قضا کے پس وقت مزاحم ہونے ان اسباب کے اوس وقت اللہ کی حکمت ایک امر قبض کر لیتی ہے اور دوسرا امر بسط کر دیتی ہے تو امر اوسکا ظاہر ہو جاتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ پیدا کرتا ہے صورت اوس واقعہ کی عالم مثال میں اجزاء روحانیہ سے پھر اوسی دنیا کی طرف نازل کرتا ہے تو متحقق ہو جاتی ہے وہ صورت واقعہ ناسوتیہ اور یہ معنی ہیں نازل کرنے انعام اور میزان اور حدید کے اور نازل کرنے بلا کے پس معالجہ کرتی ہے اوس کا دعا پھر یہ صورت مخلوقہ عالم مثال کبھی محو ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے

یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب اور محو وہ شے ہے جسکا نام ہو قضا ہے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں کہ لا یرد القضاء الا الدعاء پس کشف ہوتا ہے عارف پر وجود اوس واقعہ کا اور تعبیر کرتا ہے اوسکو قضائے مبرم سے پھر مصادم ہوتی ہے اوسکو ہمت تو پھیر دیتی ہے اوسکی طبیعت کے تنن سے واللہ اعلم

تحقیق شریف

کبھی وعدہ کرتا ہے اللہ تعالی سبحانہ کسی اہل اللہ سے پھر نہیں ظاہر کرتا اوس امر کو اوس وعدہ پر باوجودیکہ الہام حق ہے تو مشکل ہوتی ہے یہ بات اکثر لوگوں پر اس اشکال کے دفع کرنے میں مشائخ نے کلام کیا ہے کہا ہے مشائخ نے کہ اکثر اوقات لطف الہی اس بندہ پر ہوتا ہے کہ ایک اچھا وعدہ کرتا ہے حتی کہ اسے رغبت ہو اوسکا انتظار کرتا ہے پھر وہ وعدہ وفا نہیں ہوتا تو یہ بندہ محبت نعمت سے ترقی کر کے منعم کی محبت کرتا ہے اور افعال کی حب سے حب ذات صفات کرتا ہے مشائخ نے ارادہ کیا اس امر سے یہ وعدہ وفا کرنا متعین نہیں ہے۔ جیسے ہے اللہ تعالی کے تنزیہ مطلق

[illegible] ×

ثم ربما يكون ضمناً وغيره واردة ليس الينا يعني من
باب النقيصة والله منزه عن هذا القسم فربما
يكون لطفاً بالعبد وسبباً للترقيه وتقريباً له فيكون
من صفات الكمال وهذا النظير منها تقديم كلمة
او تأخيرها من محلها الضرورة رعاية الفاصلة و
كذلك التكلم بالمجاز لضرورة معنى كلي تمثلها من
الحقيقة في العدد دية ومثل ذلك فان اخذ ما خذ
بمعنى الاضطرار وعدم القدرة كان نقيصة و
ان اخذ ما هو بمعنى نزول القرآن على لغة قريش
وكان من لغتهم التقديم والتاخير لرعاية الفاصلة
والتجوز لعلاقة ما نزل وفق لغتهم من غير اضطرار
له الى ذلك ولكن لطفاً بهم ليكون الكتاب بلغتهم
التي يعرفونها فيتدبرونه حق تدبره كان من صفات
الكمال فهذا اقوالهم وهذا توجيهه وتحريره لكنا
نقول هذا وجدان حق انكشف لهم ثم رجعوا
بعد ذلك الى رويتهم فاستقبلهم علومهم التي
خزنتها صدورهم فتوجهت منها تاويل وجدانهم
ونزل الطمينان قلوبهم بالوجدان الطمأنينة بهذا
التاويل المخترع من حيث لا يشعرون وكثيراً
ما يتفق ذلك وهذا اعجبه نظير مسئلتنا هذه
فكما ان الوعد حق والموعود به لا يظهر لكن الله
التعظيم حق وفيه تاويل مخفي تخص به الحق
الصراح ان الالهام ضرب من تجلي الحقايق
للعبد على ما هو عليه ما استعد له بينه وبين حالة
النقطة الصراح حجاب وضاق بينه وبينها الا بالاقدار

بلکہ بسا اوقات ہے ظہور وفا کرنا تجلی کا غرور اور تدلیس جو تو ناہر کر تو وہ
نقص ہوا اور اللہ تعالیٰ نقصان سے پاک ہے اور کبھی ہوتا ہے بندہ پر
لطف اور اوسکے ترقی کا سبب اور ترقی کے تقریب تو صفت
ہوئی کمال کی اور اسکے واسطے نظیرین ہین اور نظیر قرآن
سے ہے تقدیم کلمہ کی یا تاخیر اوسکی اپنے محل سے واسطے ضرورت
رعایت فاصلہ کے اور اسیطرح کلام کرنا مجاز سے بسبب ضرورت
تعبیر کر کے مثل اسکے حقیقت مین عرب مین یا مانند اسکے تو اگر ہم
اضطرار اور عدم قدرت جانین تو نقصان ہے اور اگر ہم یہ کہین
کہ قرآن شریف لغت قریش مین نازل ہوا ہے اور اونکے لغت مین
تقدیم و تاخیر ہوتی ہے واسطے رعایت فاصلہ کے اور تجوز عدت
کے یہ انکے لغت مین نازل ہوا ہے اضطرار کے سبب نہین بلکہ
اون پر لطف کر کے کہ کتاب انکے لغت مین ہے جیسے جانتے
ہین تو وہ اسمین تدبر کرین جسقدر تدبر چاہیے تو صفات کمال
ہے بس ہے یہ قول انکا اور یہ سبب ہے توجیہ اور تحریر اوسکی
لیکن ہم کہتے ہین یہ وجدان حق ہے منکشف ہوا اونکو پھر جو
ہیئے وہ بعد اسکے طرف رویت کے تو روبرو آئے انکے وہ علوم
جنکا خزانہ سینہ مین انکے کھل گئے اور تہے تاویل اونکے وجدان کے
اور انکے قلوب کو اطمینان حاصل ہوگیا اطمینان سے اس
تاویل تراشی ہوئی سی اوس جائے سی کہ انکو خبر نہین اور ایسا
اکثر اتفاق ہوتا ہے اور یہ معینہ ہماری اس مسئلہ کی نظیر ہے بس
جیسا کہ وعدہ حق ہے اور موعود کبھی نہین ظاہر ہوتا اسیطرح تعلیم
حق ہے اور اسمین تاویل تراشیدہ ہے فتدبر اور حق صریح یہ ہے
کہ الہام ایک قسم ہے تجلی حقایق کی واسطے بندہ کے علے ما ہی علیہ
جسکو چھوڑ دیا جاتا ہے درمیان بندہ کے اور درمیان تجلی صریح کے حجاب
اور تنگ ہوتا ہے درمیان بندہ اور حالت تجلی کے جو مگر قدر

حلقة بين الابهام والمسبحة انقلب القيد خطابا
والهاما وخاطرا وهاتفا على اختلاف استعداد
القوى الرائية والاسباب الحاكمة في الوقت
واذا كان ذلك كذلك فسبب علم وقوع الموعود
امران احدهما ان ينكشف له اقتضاء سيد من
سادات الملاء الاعلى مما لو خلى الامر مع هذا
الاقتضاء فقط لوجب في حكمة الله ان يجيب
دعائه ويوفر له اقتضائه لكن هناك اقتضاء
آخر مثله او آكد منه يجب في حكمة الله عند اجتماعهما
واصطكاكهما في القوة التي هي في قلب الطبيعة
الكلية بمنزلة قوة الارادة والعزم المقترن
بتحريك العضلات ان يقضي بحكم آخر ويجيء
في المثال صورة اخرى فهذا العبد لا يصل
الى صميم القوة العازمة التي هي في قلب الطبيعة
الكلية وانما نخيل انها في مركز العرش وان الله
لذلك صارت وراء العناصر والمواليد حتى تفضي
اليها بلا واسطة وياخذ عنها شفاها بل يصل
الى خلاصة سنبلتها وصفاوة همتها ويتطلع من
تلك الكوة الى القوة العازمة فيختلط لون
المرآة بالمرئي في الحس ويقصر علمه عن احاطة
الاسباب والوصول الى حجم هذه الحقيقة فلا
يعرف الا هذا الاقتضاء وحكمه اخص به هذا
السيد جامعة لهذه الاحكام مانعة للاحكام
المضادة لها فيسري الجمع والمنع فيه فيضي
لا يدري شيئا قلب هذا الانكشاف خطابا الاسباب

حلقہ انگشت ابہام و مسبحہ کے تو ہو جاتا ہے تجلی خطاب الہام اور
خاطر و ہاتف جب کہ اختلاف استعداد قوت مدرکہ کے اور اسباب حاکمہ
فی الوقت کے اور جب یہ ہو امر اس طرح تو سبب علم وقوع
موعود کا دو باتیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ ان دونوں میں سے
کہ منکشف ہو بندہ کو اقتضا کسی سید کا سادات ملا اعلیٰ سے اس
حیثیت سے کہ اگر جمع ہو امر ساتھ اس اقتضا کے فقط تو ضرور ہے
اسد کی حکمت میں یہ کہ قبول ہو دعا اوسکی اور زیادہ کیا جائے
اوسکے واسطے اوسکا اقتضا لیکن وہاں ایک اور اقتضا ہے دوسرا
اسکے مانند اور اس سے موکد کہ واجب ہے اسد کی حکمت میں جب
دونو اقتضا جمع ہوں اور ایک دوسرے سے مقابلہ کریں قوت میں جو قوت
کہ طبیعت کلیہ کے قلب میں ہے بمنزلہ قوت ارادہ و عزم مقترن ہے
عضلات کے تحریک کو تو حکم ہو دوسری طرح اور پائی جائے مثال میں
دوسری صورت تو پس یہ بندہ بسا اوقات نہیں پہنچتا اوس صمیم
قوت عازمہ کو جو قلب میں ہے طبیعت کلیہ کے اور میں خیال
کرتا ہوں کہ وہ مرکز عرش میں ہے اور تحقیق مرکز واسطے اسکے
ہو گیا ہے پیچھے عناصر و موالید کا تاکہ پہنچا دے ہم اسکی طرف بلا واسطہ
اور اخذ کرے اس سے طرف اسکے بلکہ پہنچے طرف خلاصہ سید اور
صفا ہمت کو اور آگاہ ہو اوس روزن سے قوت عازمہ کو تا مختلط ہو جائے
رنگتات اور مرئی کا آئینہ میں اور قاصر ہو اوسکا علم احاطہ
اسباب سے اور پہنچنے سے تہ کو اس حقیقت کے تو نہ پہچانی
وہ بندہ مگر یہ اقتضا اور اسکا حکم اسواسطے کہ ہمت
اس سید کی جامع ان احکام مانع ہے اور اسکے احکام
مضادہ کو پس سرایت کرتی ہے جمع اور منع اوس میں
اس حیثیت سے کہ نہیں دریافت کرتا پھر منکشف
ہو جاتا ہے بعد انکشاف خطاب ساتھ ان سببوں کے

ما ذكرناه وما لم نذكر وليس هذا اخبارا
شفاهيا حتى يكون صادقا البتة وثانيهما ان ينكشف
له امر مجمل ويبقى بعض الانكشاف الاجمالي الهاما
مجملا فيتبادر اليه العلوم المخزونة في صدره فتشرح
شرحا من حيث لا يدري وكانما تشرح الانكشاف
الاجمالي في المنام فيصير رؤيا يحتاج الى التعبير
فان الذي هذا المختلط من الالهام اجمالي وشرح
وتفسير منتحي من العلوم المخزونة يحتاج الى
التعبير ولا يحق جيلها بالثلج والاطمينان لانه
في الحقيقة تلجج بالامر الاجمالي من حيث هو محفوظ
في هذا الشرح وربما تبادر اليه هاجس نفس
واستعجال طبيعة وتسويل شيطان فقصر
نظره عن التمييز فيبقى الامر عنده غير مبين وبالجملة
فمن رأى هذه الصورة المختلطة قال وعد او
لم يوجد الموعود ومن رأى كل شيء متميزا
من غيره قال الوعد اجمالي وقد عرفي به ولو في
نشاة دون نشاة وشبح دون شبح والصورة
مبخى ته اما بها هو تفسير له محتاج الى التعبير
ولو يعبر حق التعبير واما يخلط تلوث الصدق
ولو يبق على صرافته وبالجملة فالوجهان جميعا
انما يعتريان المتوسطين اما اهل الكمال فهم
بمعزل من ذلك اللهم الا المحتاج الى التعبير
ولكنهم لا يخطئهم في احكام النشآت لا يعلم اعليهم
الامر والله اعلم

تحقيق وتمثيل

اعلم ان الارادة هي مرقى على صدور الخلائق

جو بیشتر ذکر کئے اور جنکا ذکر نہیں کیا اور نہیں ہوتی یہ خبر دینی
سامنے اور روبرو کے تاکہ سچی ہو ضرور اور دوسری یہ ہے
ان دو باتوں سے کہ اوس شخص کو ایک امر منکشف ہو مجمل اور مجمل
ہو جائے یہ انکشاف اجمالی الہام مجمل میں مبادرت کریں اوسکی
سینہ کی علوم مخزونہ اور اوسکی شرح کریں اوس حیثیت سے کہ وہ نہ جانے
جیسا کہ اوسکی علوم شرح کرتے ہیں انکشاف اجمالی کے سوتے میں اور
وہ ہو جاتا ہے ایسا خواب کہ محتاج تعبیر کا ہو اسی طرح یہ
مختلط الہام اجمالی اور شرح اور تفسیر ترشیدہ علوم
مخزونہ سے محتاج تعبیر کا ہوتا ہے اور اوسوقت کچھ اعتبار نہیں
ٹھنڈک اطمینان کا اوسواسطے کہ فی الحقیقت یہ دلکی تسلی ہے
ایک امر اجمالی سے اس حیثیت سے کہ وہ محفوظ ہے اس شرح میں
اور کبھی اوسکی طرف متبادر ہوتی ہیں خطرات نفس اور استعجال
طبیعت اور تسویل شیطان تو آدمی کی نظر قاصر ہوتی ہے
تمیز سے تو وہ امر اوسکے نزدیک غیر مبین رہتا ہے الغرض جو
دیکھے اس صورت مختلط کو وہ کہیگا کہ وعدہ کیا اور موعود نہ ملا
اور جو شخص دیکھے ہر شے کو تمیز دوسری سے وہ کہیگا وعدہ
اجمالی ہے اور وہ وفا ہوا اگرچہ کسی عالم میں ہوا اور کسی قالب میں
ہوا اور صورت ترشیدہ یا ساتھ اوس شے کے کہ وہ اوسکی تفسیر ہے
محتاج تعبیر کے تھی اور تعبیر نہ پائی جیسے چاہیئے تھی اور یا مخلوط
ہو گئی اوس شے جس سے آلودہ ہو اصدق اور اپنی صرافت
پر نہ رہے خلاصہ یہ کہ یہ دو تو وجہیں عارض
رکھتی ہیں متوسطین کو مگر اہل کمال اس سے
علیحدہ ہیں مگر یوں کہا جائے کہ محتاج تعبیر ولیکن ان اپنی
تجربی سبب احکام عالم میں امر چھپا نہیں رہتا واللہ اعلم

تحقیق و تمثیل

جاننا چاہیئے کہ تحقیق ارادہ ہی نردبان ہے علتوں صدور خلائق کا